سید عطاالمحسن بخاری نقد و نظر

نشیبِ فراز

احمد فراز جس قبیلۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اس کا فرد فرد، دین میں ایسی آسانیاں تلاشتا پھرتا ہے جو پابندیوں سے آزاد ہوں۔ ہر وہ عمل جس کی پابندی دین ضروری سمجھتا ہو، ان کے یہاں اس سے گلو خلاصی اتنی ہی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ایسے افراد یہ بھی چاہتے ہیں کہ دین وہ خود ہی جان لیں اور جس کو "وہ" دین سمجھیں اسی کو دین کہا جائے اور مانا جائے۔ اسی کو روشن خیالی اور ترقی پسندی سمجھا جاتا ہے۔ اور یہی روشن خیالی اور ترقی پسندی مولوی سے بھی مطالبہ کرتی ہے کہ مولوی اس قبیلہ کے گستاخ پیرو جوان کی ہاں میں ہاں ملائے اور جب وہ ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا تو اسے تو اسے آرتھوڈاکس (Orthodox) دقیانوس، فنیٹک (Fanatic) ریجڈ (Rigid) ان پڑھ، جاہل، دو رکعت کا امام، قل اعوذ یا وغیرہ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ ایک ہی سانس میں اسے وہ سب کچھ کہا اور بکا جاتا ہے کہ قلم و قرطاس اس کے ذکر کے بھی متحمل نہیں ہو سکتے۔ شرافت دم بخود اور حیا سر پیٹ کے رہ جاتی ہے۔ اور شائستگی اور معقولیت پر مبنی وہ رویے جنہیں ادب و فن سے جدا نہیں کیا جاسکتا اس وقت ایسے لوگوں سے دور بہت دور چلے جاتے ہیں۔ عمر عزیز کے ۲۲ برس ہم نے بھی ایسے لوگوں کے ساتھ گزارے ہیں۔ مگر غرض کے بندوں اور ہوس کے بندوں کی باہمی کدورتوں، کج بحثیوں اور کوتاہ اندیشیوں کے سوا یہاں کچھ نہیں پایا۔ ان میں سے کسی کو ملنے کو، کسی کی شکل دیکھنے کو اب اپنا جی نہیں چاہتا۔ شکل کیا دیکھنی ہے جیتے جی ان کی شکلیں ہی بگڑ چکی ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جس کاوش کا مولوی سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ مولوی کے قبضہ میں ہی نہیں ہے۔ وہ صرف اللہ کے قبضہ میں ہے۔ دین کے کسی عمل میں ترمیم، اضافہ یا تبدیلی کرنا، اختصار یا حذف کرنا تو صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور مولوی اس حقیقت سے آگاہ ہے، وہ دین کی حقیقت کو جانتا ہے۔ احمد فراز ایسے دانش ور چونکہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں اس لئے وہ اپنے اس جہالت مآب مطالبے کو دہرانا دانش وری کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ روشن خیال لوگ مل کر اسلام "ریویو" کریں۔ پنجگانہ نماز کی پابندی غیر ضروری ہے۔ اجتہاد کے ذریعے سے اسلام میں چیزیں بڑھائی اور کم کی جائیں۔ مرد کی طرح عورت کو بھی دوستی کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ فراز صاحب! جو کام مولوی نہیں کرسکا آپ کرلیں۔ اس میں ایک طبقہ کو بُرا کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے اندر بھی ایک خوف چھپا ہوا ہے اور آپ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اس سارے عمل کے لئے جواب دہ بھی آپ کو ہی ہونا پڑے گا۔ اس کی اچھائی برائی کے ذمہ دار بھی آپ ہی ہونگے۔ معاشرے میں اس سے پھیلنے والی خوشبو یا بدبو آپ ہی کو سونگھنا ہوگی اور اس کے لئے آپ تیار نہیں لگتے۔ فرازؔ صاحب! آپ کو اس بات کا شاید علم ہوگا کہ دین اللہ نے بنایا، اسی نے مکمل کیا، اسمیں

مولوی کا ذرا عمل دخل نہیں۔ اس میں امام غزالی، رازی، ابن رشد یا ابنِ مسکویہ نے بھی کوئی کمال نہیں دکھایا۔ انہوں نے اس کا پیرایۂ بیان بدلا ہے۔ اسے تبدیلی یا تنسیخ سے دوچار نہیں کیا۔ آپ کا مطالبہ تو ترمیم کا ہے۔ جو اللہ کے سوا کوئی پورا نہیں کرسکتا۔ لہذا آپ برداشت سے کام لیں اور اللہ تک جانے کا انتظار کریں۔ پھر اللہ سے ترمیم و اضافہ کی بات کریں۔ یہ تو اللہ کا اور آپ کا معاملہ ہے۔ مولوی بے چارہ یونہی آپ کے ہتھے چڑھ گیا۔ نہ جانے آپ کو مولوی سے اتنے ڈھیروں گلے شکوے کیوں ہیں؟ حالانکہ مولوی کا اس سے زیادہ کوئی قصور نہیں ہوگا کہ آپ کی پیدائش پر اس نے آپ کے ایک کان میں اذان کہہ دی ہوگی اور ایک کان میں اقامت کہہ دی ہوگی۔ پھر شاید مولوی نے آپ کا نکاح پڑھا دیا ہو۔ یہ واقعی مولوی کا قصور ہے۔ اس کام کے لئے اگر آپ نے مہاراج کتھک اپنے صاحب فن سے مشورہ کیا ہوتا تو پچھتانے کی نوبت ہی نہ آتی۔ اب اگلی منزل جنازے کی ہے۔ وہاں مولوی سے بچنے کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ آپ بھی ن۔م راشد کی تقلید میں جیتے جی یہ وصیت لکھ کر کمرے میں یا گلے میں لٹکالیں یا فخرزمان کے پاس امانتاً رکھدیں کہ آپ کے انتقال خوش مال کے بعد آپ کی نعش بے غش کو شعلۂ جوالہ بنا دیا جائے تاکہ آپ مکمل طور پر موہن جودڑو سے مل جائیں، اور وصل کامل ہوجائے۔ منت مولوی سے بھی جان چھوٹ جائے اور اس کم بخت کی اجارہ داری بھی ختم ہوجائے۔ فراز صاحب! آپ کو مولوی سے یہ بھی گلہ ہے کہ وہ بچوں کے ہاتھوں گھر گھر سے روٹیاں منگواتا ہے۔ فراز صاحب! جس محکمے کی "محکم" تنخواہ آپ کو ملتی ہے، وہ کس ہنر کی بنیاد پر ملتی ہے کبھی آپ نے غور فرمایا؟ یہ ہنر آپ ایسے بیسیوں افراد کو آتا ہے اور وہ بھی "تن خواہ" یار ہے ہیں۔ اس فن کو فنِ تملق کہتے ہیں۔ اس میں اور مولوی کے مانگنے میں بڑا فرق ہے۔ مولوی ہر دور میں زندہ ہے اور زندوں والے اعمال کا نمائندہ ہے۔ فراز صاحب! ضیاالحق مرحوم کے دور میں آپ کہاں تھے؟ آپ بولے کیوں نہیں؟ آپ کے دین میں ترمیم کے مطالبات کہاں تھے؟ مولوی تو تب بھی زندہ تھا جب آپ مر گئے تھے۔ مولوی آج بھی زندہ ہے جب آپ مولوی کو گالیاں دیتے ہیں۔ فراز صاحب! مولوی کو یہاں کے جاگیر دار نے کمی بنایا۔ اس نے بھیک مانگ کے اذان، نماز، روزہ، حج، قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر، اصول تفسیر، علم الکلام، لغت، معانی، اشتقاق کو سینے سے لگائے رکھا اور بچائے رکھا۔ زندہ رکھا اور خود کو بھی زندہ رکھا۔ جس علم پر آپ نازاں ہیں وہ علم کیا ہوا؟ کہاں گیا؟ آپ بھی سائنسدان بنے ہوتے؟ آپ انجینئر، ڈاکٹر بنے ہوتے۔ آپ بھی تو ثقافتی بھکاری ہی بنے۔ مولوی سے بھیک نہ مانگنے کا مطالبہ آپ کو سجتا ہی نہیں۔ مولوی تو بھیک کی روٹی کھا کے اسکول، کالج کی فیس نہیں دے سکتا۔ آپ تو لاکھوں روپے خرچ کرکے یہاں تک پہنچے۔ گلہ تو آپ سے ہونا چاہئے، مولوی سے نہیں ہونا چاہئے۔ ذاتی طور پر آپ سے ہمدردی یوں ہوسکتی ہے کہ آپ نے آج تک مولوی کو جتنی روٹی دی ہے مجھ سے اس کی قیمت لے لیں۔ مولوی کو تو وہی روٹی پیش کرتا ہے جو اس عمل میں اپنی آخرت کا بھلا اور قبر کا اجالا دیکھتا ہے۔ وہ خوشی سے مولوی کی خدمت کرتا ہے، آپ بلاوجہ جلتے ہیں۔ حالانکہ بسوں پر اکثر لکھا ہوتا ہے کہ جلنے والے کا منہ کالا۔ فراز صاحب! مولوی بھی انسان ہے اس کی بھی خواہشات، تمنائیں، آرزوئیں ہیں۔ اس کے بھی وہی حقوق ہیں جو آپ کے ہیں۔ کیا اس کو معاشی، معاشرتی

خوشیاں حاصل کرنے کا حق نہیں۔ یہ حق کسی ترقی پسند نے، کسی ثقافتئے نے، کسی حکومت نے اسے نہیں دیا۔ مزدور، کسان، کوچوان، ریڑھی بان، مولوی ان میں سے کبی کو حقوق ملے؟ اگر مولوی کو حقوق ملتے تو وہ بھی لوگوں کے گھروں سے روٹیاں نہ مانگتا۔ اس کی روٹی آپ ایسوں نے چھین لی تو اس نے مانگنا وطیرہ بنالیا۔ اور وہ اتنا صابر ہے کہ اس نے اپنے حقوق کے لئے کبھی جلوس نہیں نکالے، ٹائر نہیں جلائے، زندگی کی دوڑ میں وہ صرف اسلئے پیچھے رہ گیا کہ اس کی روٹی آپ جیسوں نے چھین لی۔ اور بڑی بے دردی سے چھینی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرد کی طرح عورت کو بھی دوستی کا حق ہونا چاہیے۔ فراز صاحب! دوستی کے لئے فخر زمان، افتخار عارف، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی و غیرھم تھوڑے ہیں کہ آپ عورت کی دوستی پر حق جتاتے ہیں اور عورت کو بھی دوستی کا حق دلاتے ہیں۔ اگر اللہ پر آپ کا ایمان ہے تو اللہ تو بیوی کی صورت میں آپ کو اور عورت کو "باہمی دوستی" کا حق دیتا ہے۔ ہاں اس کے علاوہ نہیں۔ کیا عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے روپ میں آپ کو اچھی نہیں لگتی کہ آپ اس کو ایلزبتھ ٹیلر کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ شاید آپ کا اصل پرابلم یہی ہے۔

فون بستانِ عائشہ: 511356 فون مدرسہ: 511961

مدرسہ بستانِ عائشہ

طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی عظیم درسگاہ

میں دو نئی درسگاہیں زیر تعمیر ہیں اہلِ خیر سے التماس ہے کہ اس کارِ خیر کی تکمیل کے لئے
فوری طور پر اپنے عطیات ارسال فرمائیں (جزاکم اللہ تعالیٰ)

ترسیل زر کے لئے:

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک: سید عطاء المحسن بخاری اکاؤنٹ نمبر 29932 حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

واقعہ کربلا اور اس کا پسِ منظر (مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی)

ایک نئے مطالعے کی روشنی میں

تحقیق کی دنیا میں علماء اور دانشوروں سے دادِ تحسین وصول کرنے والی
نہایت متوازن اور مسلکِ حق کی ترجمان کتاب

قیمت: 150 روپے

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔